سرورق کی کہانی

دمشق میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مزار

جہاں محکمہ اوقاف کی اجازت کے بغیر فاتحہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔

سرورق پر شائع ہونے والی سیدنا معاویہ کے مزار کی تصویر دمشق سے ہمارے نمائندہ خصوصی نے دو سال قبل ارسال کی تھی جو نقیب کے ایک سابقہ شمارے میں شائع بھی ہو چکی ہے۔ مگر ملک بھر سے محبین اصحاب رسول علیہم الرضوان نے مسلسل اصرار کیا کہ مزار کے متعلق کچھ تفصیلات بھی قارئین تک پہنچائی جائیں

چند برس پہلے ممتاز عالم دین مولانا محمد تقی عثمانی اموی کا سفرنامہ "جہان دیدہ" کے نام سے شائع ہوا جس میں انہوں نے مزار سیدنا معاویہ پر اپنی حاضری اور وہاں کی صورت حال کو جس تفصیل سے بیان فرمایا ہے بعینہ وہی تفصیل ہمارے نمائندہ خصوصی نے بھی گزشتہ برس پاکستان میں اپنی آمد کے موقع پر بیان کی۔ ہم مولانا محمد تقی عثمانی اموی کے مشاہدہ و تحریر کو ہدیہ قارئین کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

"ہم نے جامع دمشق اور سوق الحمیدیہ کے آس پاس کچھ خریداری کی۔ شام کی قدیم طرز کی مٹھائیاں یہاں کی خاص چیز ہیں، جو خشک میوے سے مختلف طریقوں سے بنائی جاتی ہیں وہ لی گئیں اسی دوران ہمارے رہنما نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مزار بھی اسی علاقے میں ایک مکان کے اندر واقع ہے، چنانچہ وہ ہمیں کئی پیچ در پیچ گلیوں سے گزارتے ہوئے ایک پرانے طرز کے بوسیدہ مکان کے پاس لے گئے۔ دروازے پر دستک دی تو اندر سے ایک عمر رسیدہ خاتون نے جواب دیا ہمارے رہنما نے ان سے کہا کہ پاکستان سے کچھ لوگ آئے ہیں اور مزار کی زیارت کرنا چاہتے ہیں لیکن خاتون نے جواب دیا کہ اس کے لئے محکمہ اوقاف سے اجازت نامہ لینا ضروری ہے

معلوم ہوا کہ اس مزار کو حکومت نے عام زیارت کے لئے بند کر رکھا ہے اور وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بعض روافض یہاں آکر شرارت اور مزار کی بے حرمتی کا ارتکاب کرتے تھے لہذا محکمہ اوقاف نے یہ پابندی لگا دی ہے کہ اجازت نامے کے بغیر کسی کو اندر نہ بھیجا جائے۔

لیکن ہمارے ساتھ پاکستانی سفارت خانے کے عنایت صاحب بھی تھے انہوں نے اور ہمارے راہنما نے مل کر خاتون کو مطمئن کرنے کی کوشش کی اور احقر کا تعارف کرایا، اس پر خاتون نے اندر جانے کی اجازت دے دی

یہ ایک پرانے طرز کا مکان تھا جس کے لمبوترے صحن سے گزر کر ایک بڑا سا کمرہ نظر آیا جس میں چند قبریں بنی ہوئی تھیں، ان میں سے ایک قبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی بتائی جاتی ہے یہاں سلام عرض کرنے کی توفیق ہوئی"

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالفین بالخصوص روافض کو ان کے خلاف پروپیگنڈے کا موقع مل گیا اور ان کے خلاف الزامات و اتہامات کا ایک طومار لگا دیا گیا جس میں ان کے فضائل و مناقب چھپ کر رہ گئے ورنہ وہ ایک جلیل القدر صحابی، کاتب وحی، اور ایسے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے کہ آج ان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، اسی لئے جب حضرت عبداللہ ابن مبارک سے پوچھا گیا کہ "حضرت معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے جواب دیا کہ:

"حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک کی خاک بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔